دانیال، دادا اور جآسی

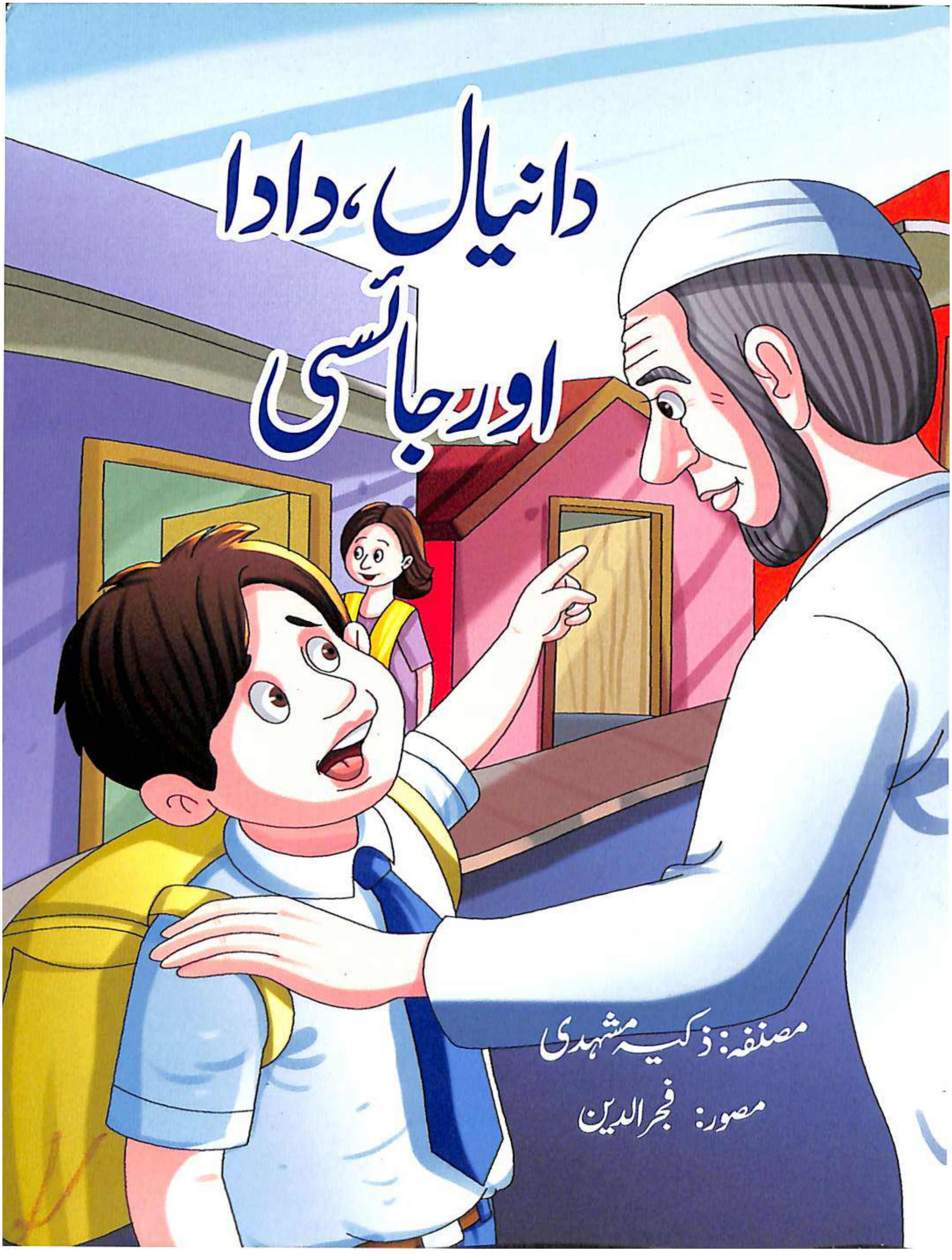

مصنفہ: ذکیہ مشہدی
مصور: فجر الدین

© قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی

پہلی اشاعت : 2016
تعداد : 2000
قیمت : -/20 روپے
سلسلۂ مطبوعات : 1904

Daniyal, Dada aur Jaisi
by: Zakia Mushhadi

ISBN:978-93-5160-145-6

ناشر: ڈائریکٹر، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، فروغ اردو بھون، FC-33/9، انسٹی ٹیوشنل ایریا، جسولہ،
نئی دہلی، 110025، فون نمبر: 49539000 فیکس: 49539099
شعبۂ فروخت: ویسٹ بلاک 8، آر کے پورم، نئی دہلی، 110066 فون نمبر: 26109746
فیکس: 26108159 ای میل: ncpulsaleunit@gmail.com
ای میل: urducouncil@gmail.com ویب سائٹ: www.urducouncil.nic.in
طابع: سلاسار امیجنگ سسٹمس، C-7/5، لارینس روڈ، انڈسٹریل ایریا، نئی دہلی۔ 110035
اس کتاب کی چھپائی میں 130GSM, Art Paper استعمال کیا گیا ہے۔

دہلی کا ایسٹ آف کیلاش کھاتے پیتے، پڑھے لکھے لوگوں کا علاقہ ہے۔ اسی سے ملا ہوا ہے گڑھی۔ گڑھی میں جو لوگ رہتے ہیں وہ اتنے پیسے والے نہیں ہیں۔ زیادہ تعلیم یافتہ بھی نہیں ہیں۔ سنتے ہیں گڑھی پہلے ایک دیہات تھا۔ اب بھی دیہات جیسا ہی لگتا ہے۔ مکان بہت معمولی ہیں۔ ان کے چھوٹے چھوٹے کمرے کم کرایے میں مل جاتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ یہاں باہر سے آنے والے بہت سے طالب علم بھی رہتے ہیں۔

دانیال ایسٹ آف کیلاش میں رہتے ہیں۔ وہ دہلی پبلک اسکول کی چوتھی جماعت میں پڑھتے ہیں۔ ان کے دادا ایک ریٹائرڈ سرکاری افسر ہیں۔ گھر پر وہ دانیال کو اردو خود پڑھاتے ہیں۔

ان کے گھر کے پاس سے ایک سڑک نیچے ڈھلان پر اترتی ہے۔ یہ گڑھی میں جاتی ہے۔ صبح صبح یہ سڑک جاگ اٹھتی ہے۔ گڑھی کے باسی اپنے اپنے کام دھندوں

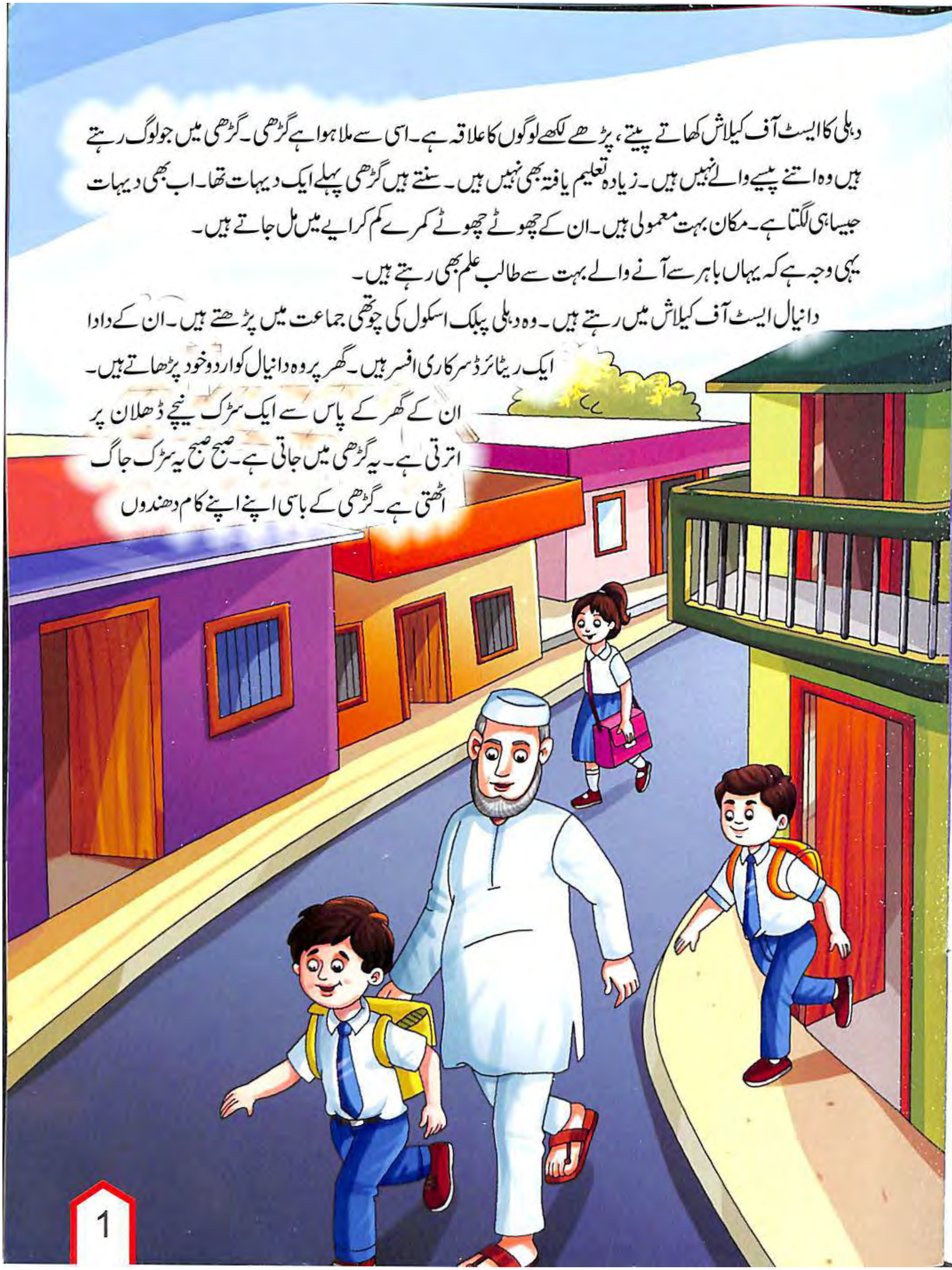

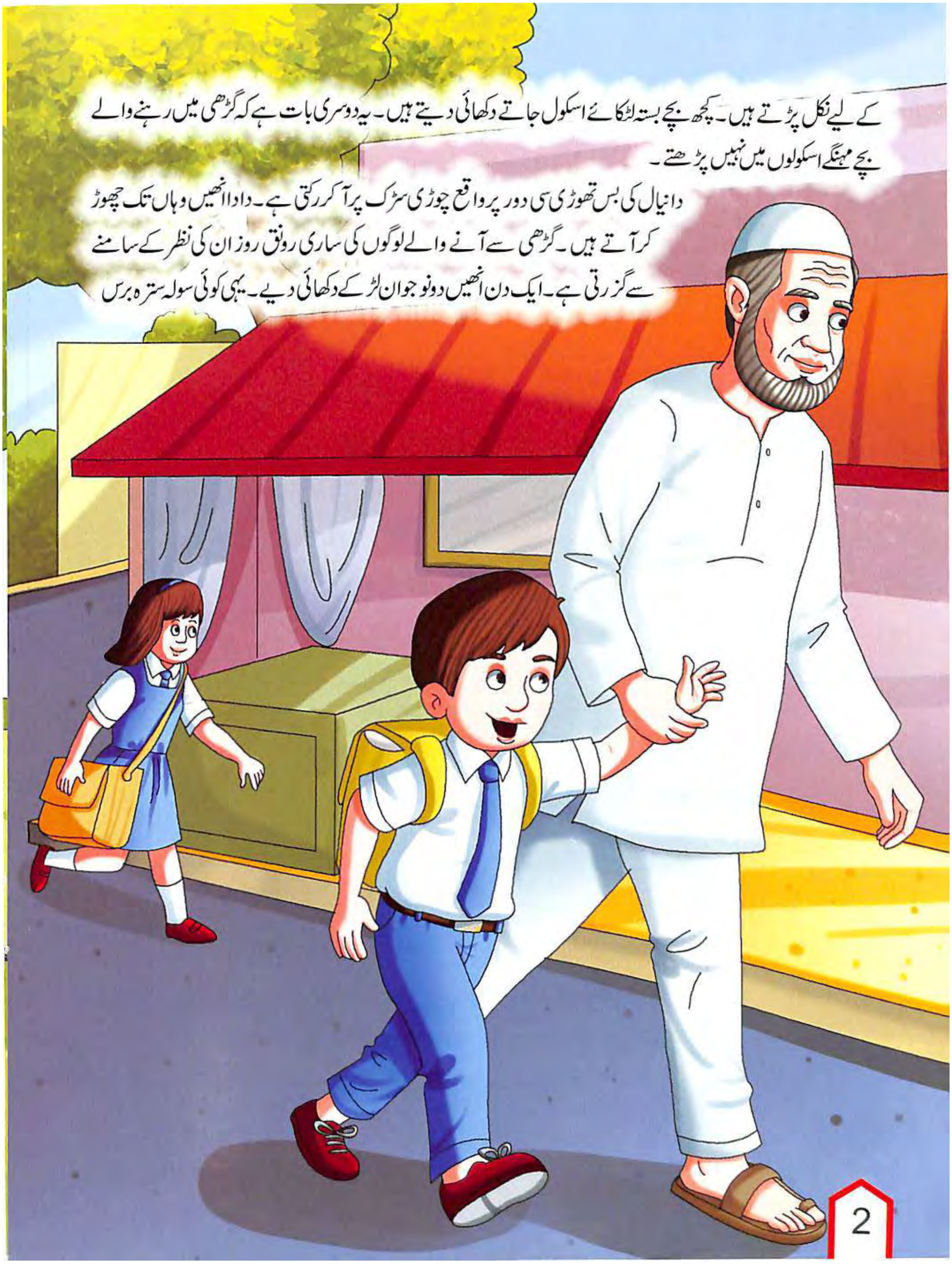

کے لیے نکل پڑتے ہیں۔ کچھ بچے بستہ لٹکائے اسکول جاتے دکھائی دیتے ہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ گڑھی میں رہنے والے بچے مہنگے اسکولوں میں نہیں پڑھتے۔

دانیال کی بس تھوڑی سی دور پر واقع چوڑی سڑک پر آکر رکتی ہے۔ دادا انھیں وہاں تک چھوڑ کر آتے ہیں۔ گڑھی سے آنے والے لوگوں کی ساری رونق روز ان کی نظر کے سامنے سے گزرتی ہے۔ ایک دن انھیں دو نوجوان لڑکے دکھائی دیے۔ یہی کوئی سولہ سترہ برس

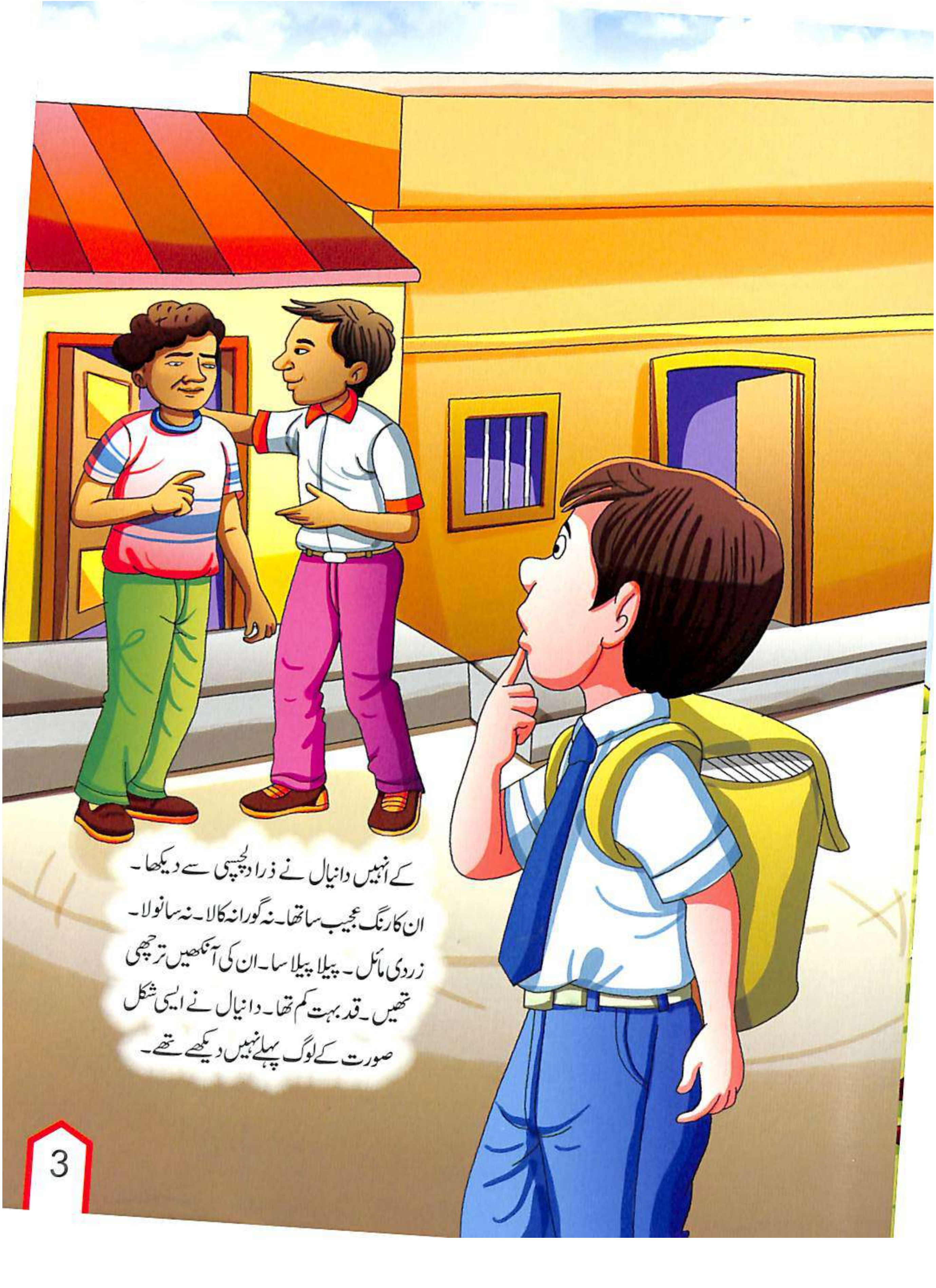

کے انہیں دانیال نے ذرا دلچسپی سے دیکھا۔
ان کا رنگ عجیب سا تھا۔ نہ گورا نہ کالا۔ نہ سانولا۔
زردی مائل۔ پیلا پیلا سا۔ ان کی آنکھیں ترچھی
تھیں۔ قد بہت کم تھا۔ دانیال نے ایسی شکل
صورت کے لوگ پہلے نہیں دیکھے تھے۔

''دادا، یہ لوگ کچھ عجیب سے نہیں ہیں'' دانیال سے رہا نہ گیا۔ وہ دادا سے پوچھ ہی بیٹھے۔

''شاید یہ نارتھ ایسٹ سے آئے ہیں۔ طالب علم معلوم ہوتے ہیں'' دادا نے کہا۔ لیکن تم پلٹ پلٹ کر دیکھو مت۔ بُری بات ہے۔''

''نارتھ ایسٹ مطلب؟''

تم نے اسکول میں ہندوستان کا نقشہ دیکھ کر سمجھا ہے نہ؟ شام کو اردو پڑھنے بیٹھو'' تو اسے نکال لینا۔ نارتھ ایسٹ سمجھا دوں گا۔ ادھر کے لوگ اس نسل کے ہوتے ہیں۔''

دانیال نے سر ہلایا۔ تب تک وہ لڑکے آگے بڑھ چکے تھے۔

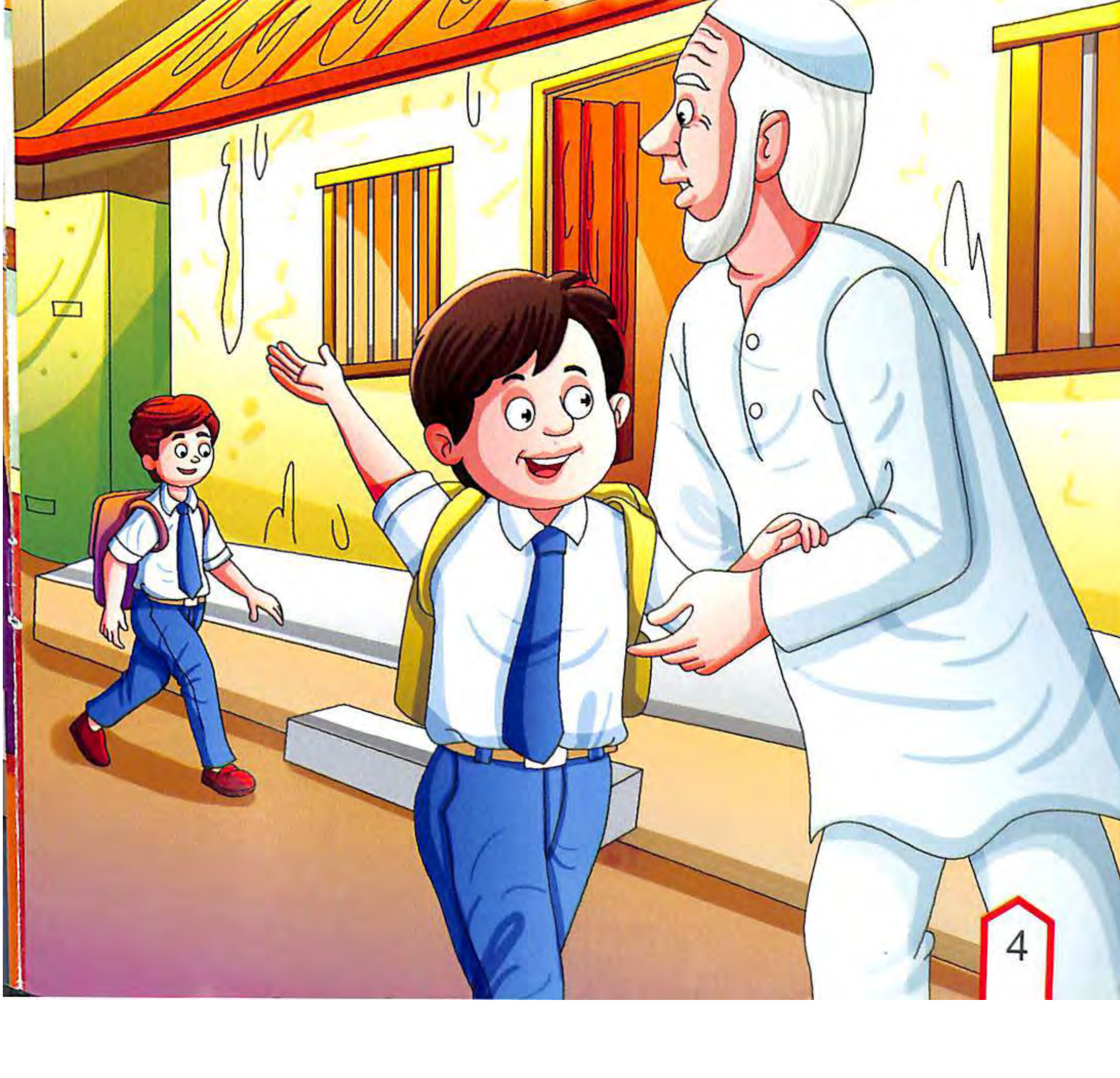

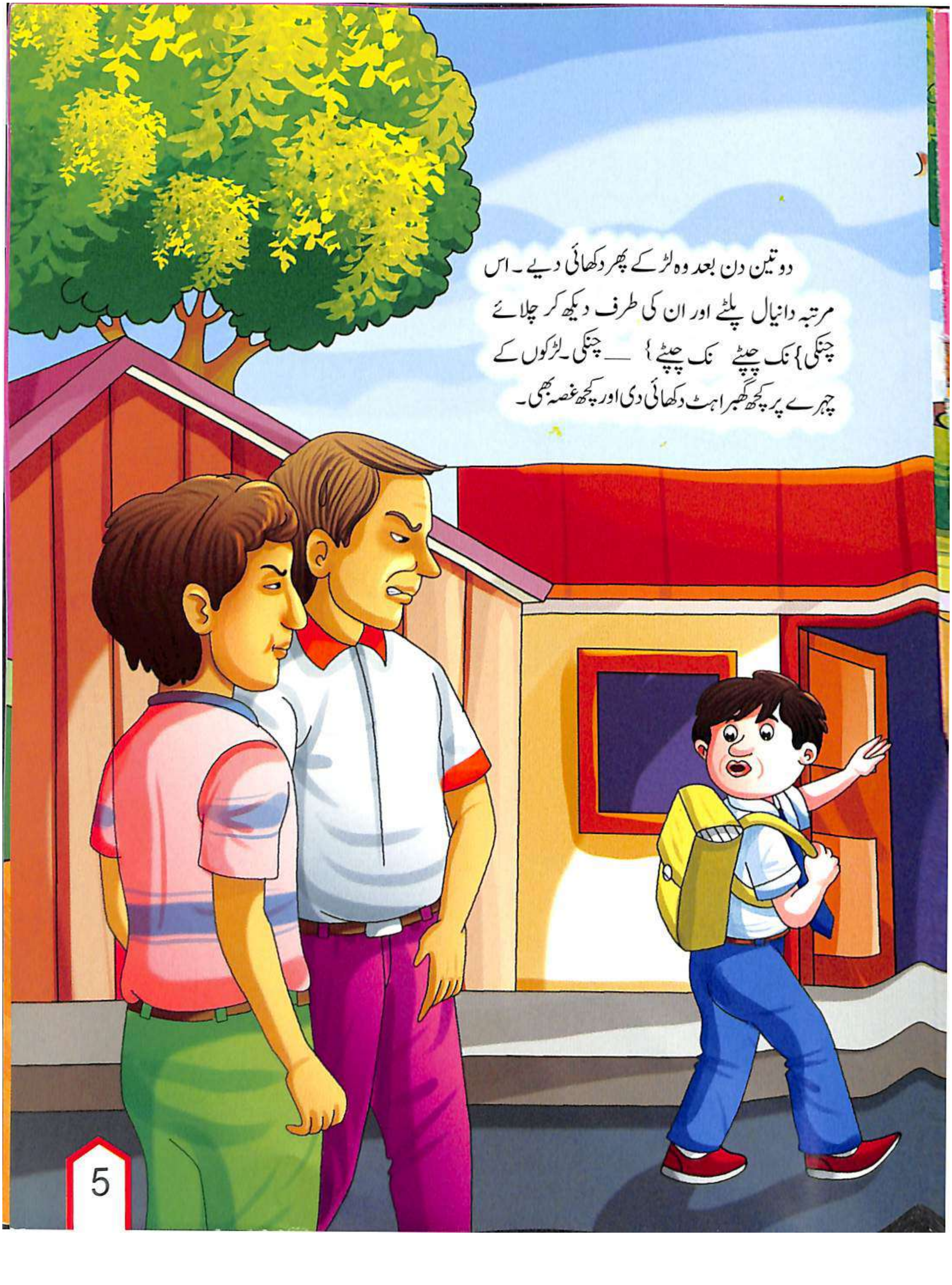

دو تین دن بعد وہ لڑکے پھر دکھائی دیے۔ اس مرتبہ دانیال پلٹے اور ان کی طرف دیکھ کر چلائے چنکی} نک چپٹے نک چپٹے{ ___ چنکی۔لڑکوں کے چہرے پر کچھ گھبراہٹ دکھائی دی اور کچھ غصہ بھی۔

دادا نے خفگی سے دانیال کو دیکھا لیکن تب تک بس آ چکی تھی۔ دانیال لپک کر بس پر چڑھ گئے۔ تبھی دو لڑکوں نے بس کی کھڑکی سے منہ نکالا اور چلائے ــــــ پیلئے پیلئے ــــــ ایک لڑکا بولا 'چُپو' دلی میں کیا کر رہے ہو Go back to your jungles۔

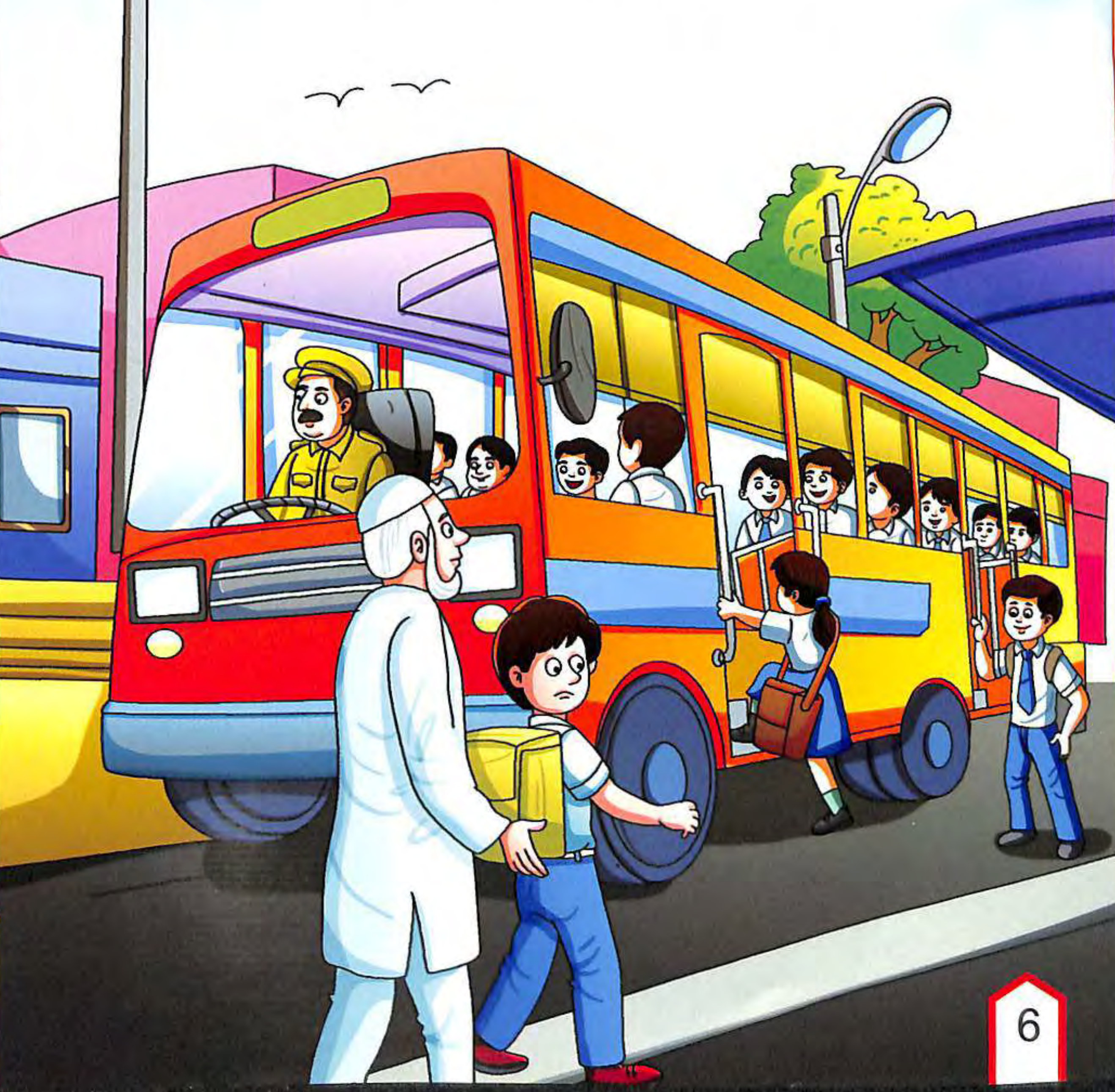

شام کو دادا نے دانیال کا ہوم ورک کرایا۔ ایک صفحہ اردو کی کتاب پڑھائی۔ پھر ان کے ساتھ شام کی چائے پینے بیٹھے۔ چائے کے ساتھ گرم گرم پکوڑے تھے اور سوجی کا حلوہ۔ دانیال کے لیے چائے کی جگہ ایک گلاس دُودھ تھا۔

چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے دادا نے کہا۔ ''دانیال آج صبح آپ نے ان لڑکوں پر آوازے کسے تھے۔''

''مطلب؟''

''مطلب یہ کہ آپ نے انھیں چڑایا تھا۔''

''کس کو دادا؟''

''وہی جن کے بارے میں ایک دن آپ کو بتایا تھا کہ وہ نارتھ ایسٹ کے ہوں گے۔''

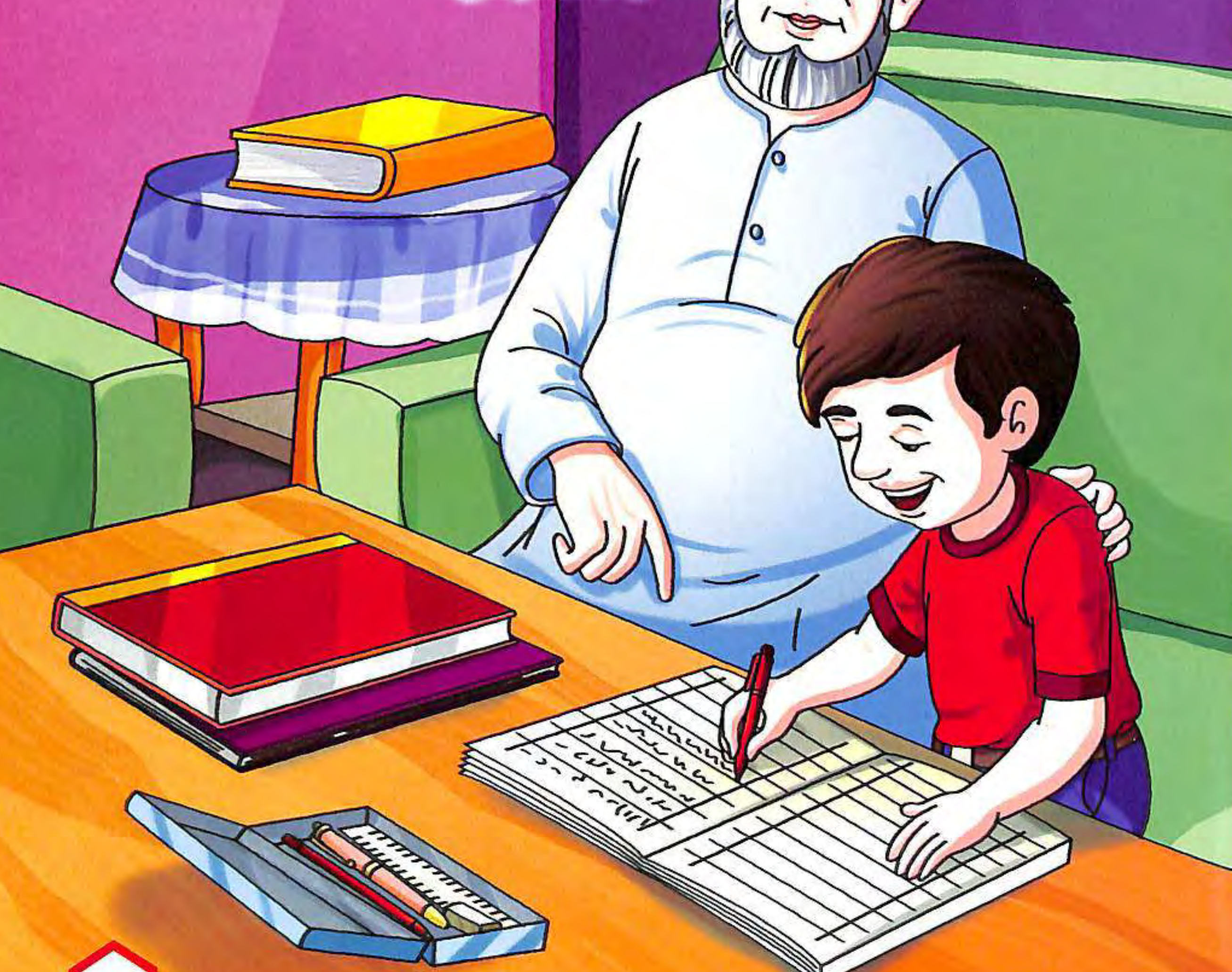

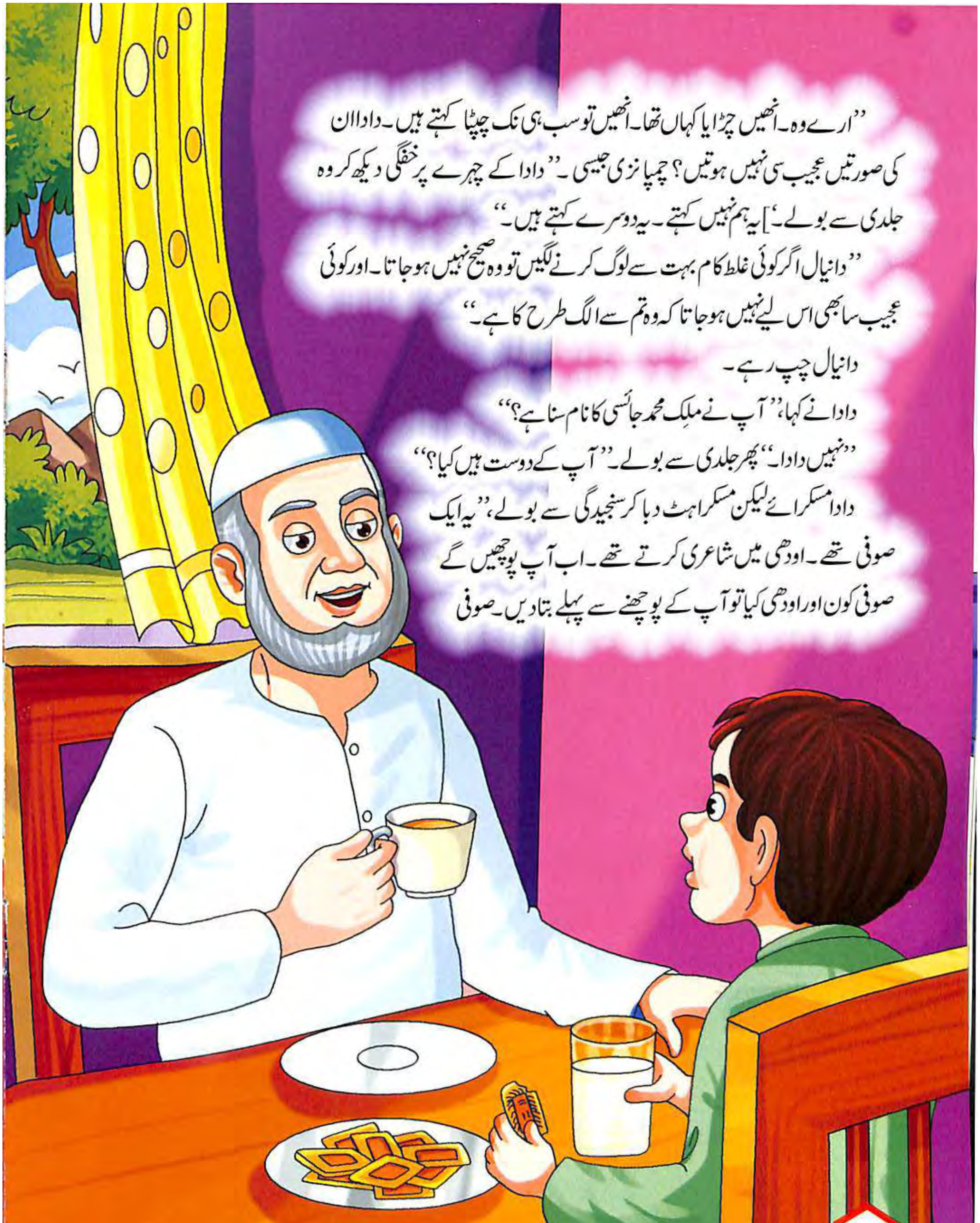

''ارے وہ۔ انھیں چڑایا کہاں تھا۔ انھیں تو سب ہی نک چپٹا کہتے ہیں۔ دادا ان کی صورتیں عجیب سی نہیں ہوتیں؟ چمپانزی جیسی۔'' دادا کے چہرے پر خفگی دیکھ کر وہ جلدی سے بولے۔'] یہ ہم نہیں کہتے۔ یہ دوسرے کہتے ہیں۔''

''دانیال اگر کوئی غلط کام بہت سے لوگ کرنے لگیں تو وہ صحیح نہیں ہو جاتا۔ اور کوئی عجیب سا بھی اس لیے نہیں ہو جاتا کہ وہ تم سے الگ طرح کا ہے۔''

دانیال چپ رہے۔

دادا نے کہا،'' آپ نے ملِک محمد جائسی کا نام سنا ہے؟''

''نہیں دادا۔'' پھر جلدی سے بولے۔'' آپ کے دوست ہیں کیا؟''

دادا مسکرائے لیکن مسکراہٹ دبا کر سنجیدگی سے بولے،'' یہ ایک صوفی تھے۔ اودھی میں شاعری کرتے تھے۔ اب آپ پوچھیں گے صوفی کون اور اودھی کیا تو آپ کے پوچھنے سے پہلے بتا دیں۔ صوفی

وہ لوگ ہوتے ہیں جو بہت سادگی سے رہتے ہیں۔
یہ سب سے محبت کرتے ہیں۔دوسروں کو بھی محبت کرنا سکھاتے ہیں۔
اوراودھی ایک بولی ہے۔یہ یو۔پی کے اودھ کے علاقے میں آج بھی بولی جاتی ہے۔
ملک محمد جائسی آپ کے دادا کے دوست نہیں ہیں وہ لگ بھگ پانچ سو برس پہلے گزرے ہیں۔پانچ سو سمجھتے ہیں آپ؟''

''کم آن دادا۔اب ہم پانچ سو نہیں سمجھیں گے۔فائیو ہنڈرڈ___ انھوں نے آنکھیں پھیلائیں۔یہ تو بہت ہو گیا۔''

''ملک محمد بہت کالے تھے۔ان کا چہرہ داغوں سے بھرا ہوا تھا۔ان کی ملاقات شیر شاہ سے ہوئی تو وہ ان کو دیکھ کر ہنس پڑا۔پتہ ہے شیر شاہ کون تھا ہے۔''

''نہیں دادا۔''

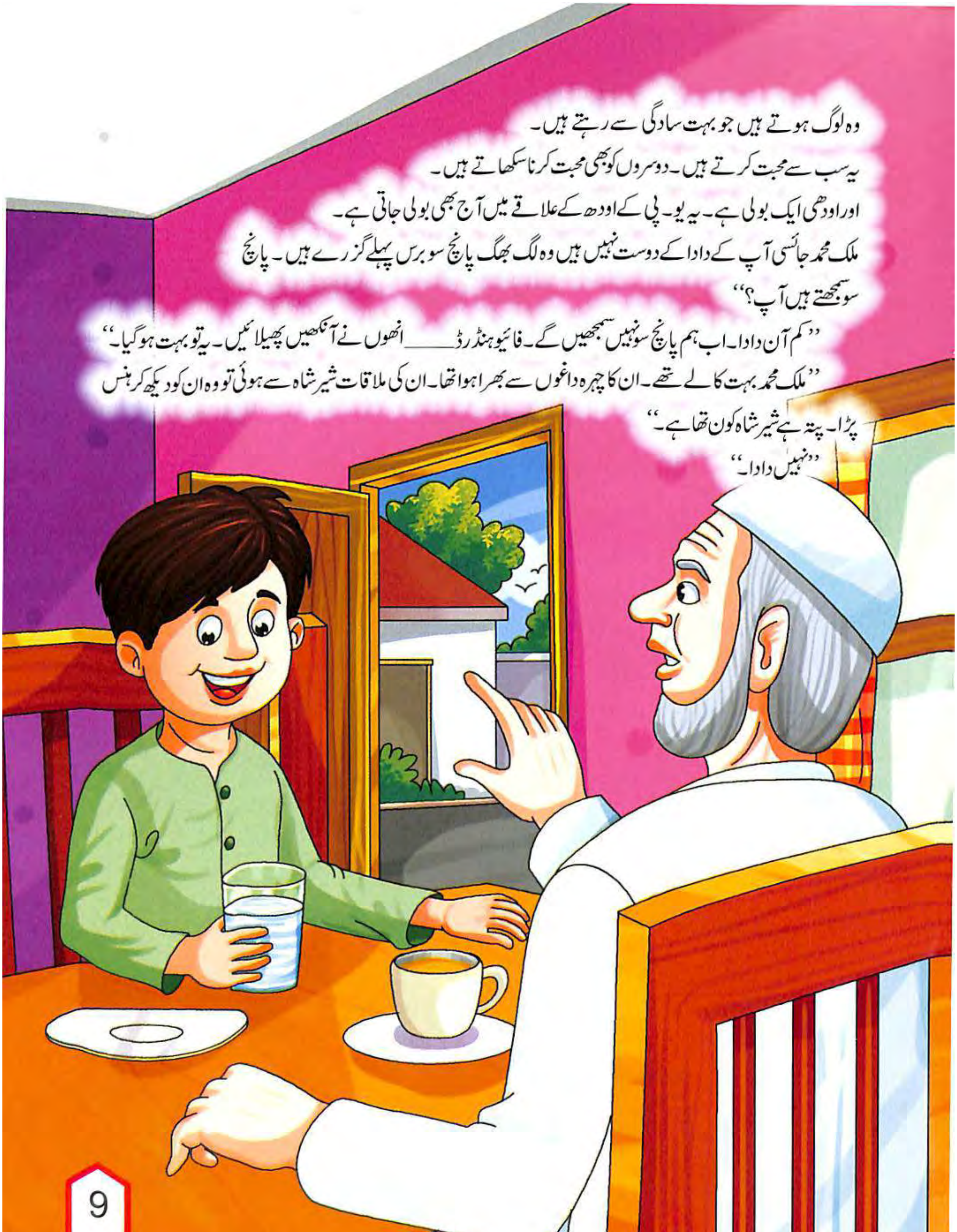

''شیر شاہ اس وقت کا بادشاہ تھا۔تب ہندوستان میں بادشاہ ہوا کرتے تھے۔ آگے تم تاریخ میں پڑھو گے۔''

اب دانیال دلچسپی سے سن رہے تھے۔

پتہ ہے انھوں نے کیا کہا؟ انھوں نے اپنی اودھی زبان میں کہا،''موکو ہے سی کہ کو ہر ہی۔''

''مطلب سمجھے؟ اس کا مطلب یہ ہوا کہ مجھ پر ہنس رہے ہو کہ مجھ کو بنانے والے کمہار پر۔کمہار یعنی اللہ جس نے مجھے بنایا۔بادشاہ کانپ اٹھا۔اس نے گڑگڑا کر معافی مانگی۔

دانیال بُت بنے سنتے رہے

''اور پتہ ہے بیٹا، اِنھیں ملک محمد جائسی نے اللہ کے بارے میں کیا کہا ہے؟ انھوں نے کہا ہے!

’بِدھنا کے مارگ ہیں تے تے، سَرگ نکھت تن رووا ں جے تے‘ یعنی اللہ تک پہنچنے کے اتنے ہی راستے ہیں جتنے آسمان پر تارے۔ یا جسم پر روئیں۔ یہ بات کہنے کا طریقہ ہے مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے اپنے طریقے سے مالک تک پہنچنے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر کوئی تم سے الگ دکھائی دیتا ہے تو وہ بھی اللہ کا بندہ ہے۔ کوئی تم سے الگ طریقے سے عبادت کرتا ہے تو وہ بھی اللہ کا بندہ ہے۔“

”پر، دادا۔ تھوڑا بہت چڑانا اتنی بری بات تو نہیں“

”اگر آپ کھیل کھیل میں کسی دوست کو چڑائیں تو بیشک نہیں لیکن کسی کو کمتر سمجھ کر چڑائیں تو بری ہی نہیں، بہت بری بات ہے۔ یاد رکھیے معمولی چڑ کبھی کبھی گہری نفرت میں بدل جاتی ہے۔“

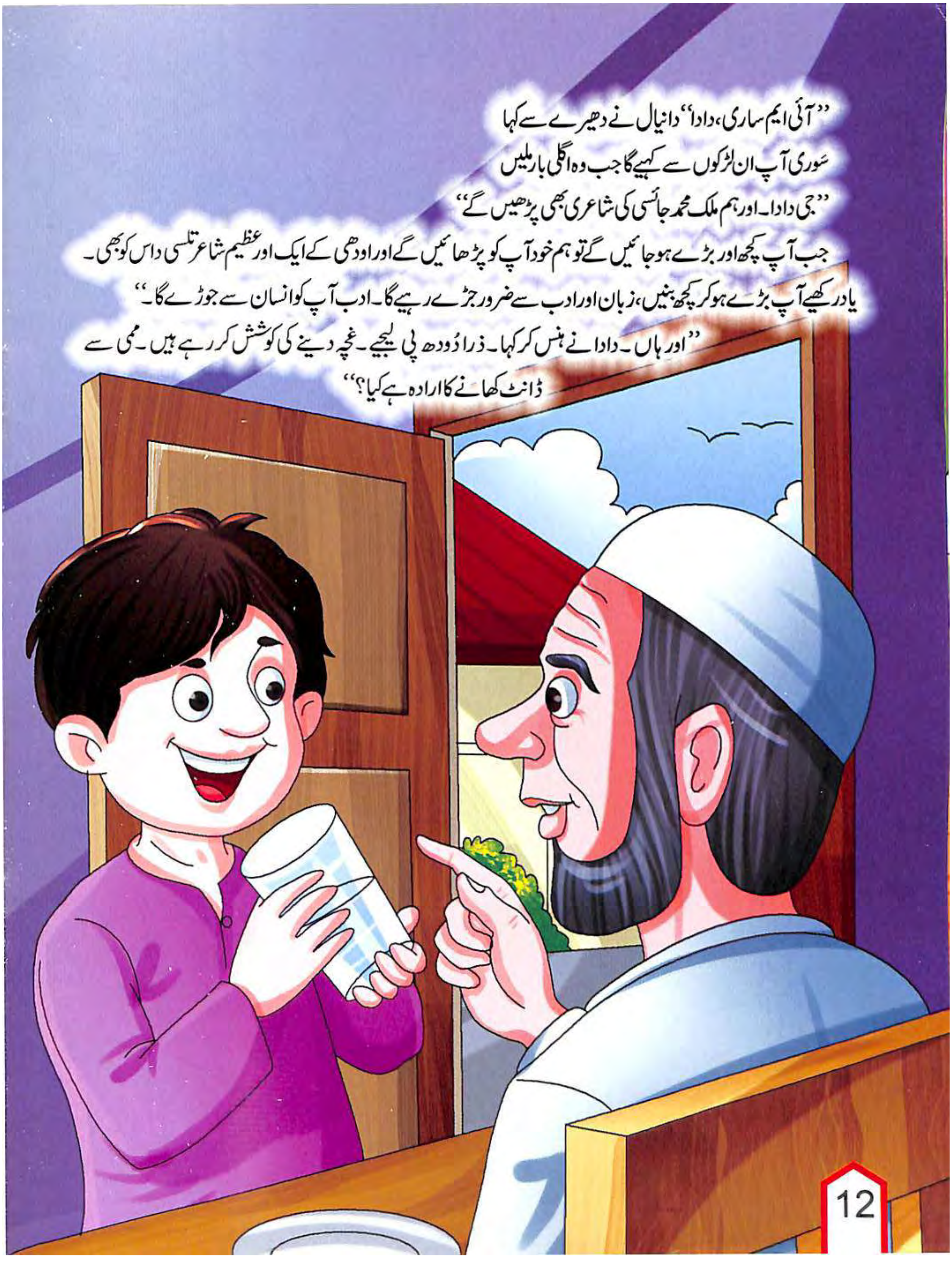

''آئی ایم ساری، دادا'' دانیال نے دھیرے سے کہا
سوری آپ ان لڑکوں سے کہیے گا جب وہ اگلی بار ملیں
''جی دادا۔ اور ہم ملک محمد جائسی کی شاعری بھی پڑھیں گے''
جب آپ کچھ اور بڑے ہو جائیں گے تو ہم خود آپ کو پڑھائیں گے اور اودھی کے ایک اور عظیم شاعر تلسی داس کو بھی۔
یاد رکھیے آپ بڑے ہو کر کچھ بنیں، زبان اور ادب سے ضرور جڑے رہیے گا۔ ادب آپ کو انسان سے جوڑے گا۔''
''اور ہاں۔ دادا نے ہنس کر کہا۔ ذرا دُودھ پی لیجیے۔ غچہ دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ممی سے
ڈانٹ کھانے کا ارادہ ہے کیا؟''

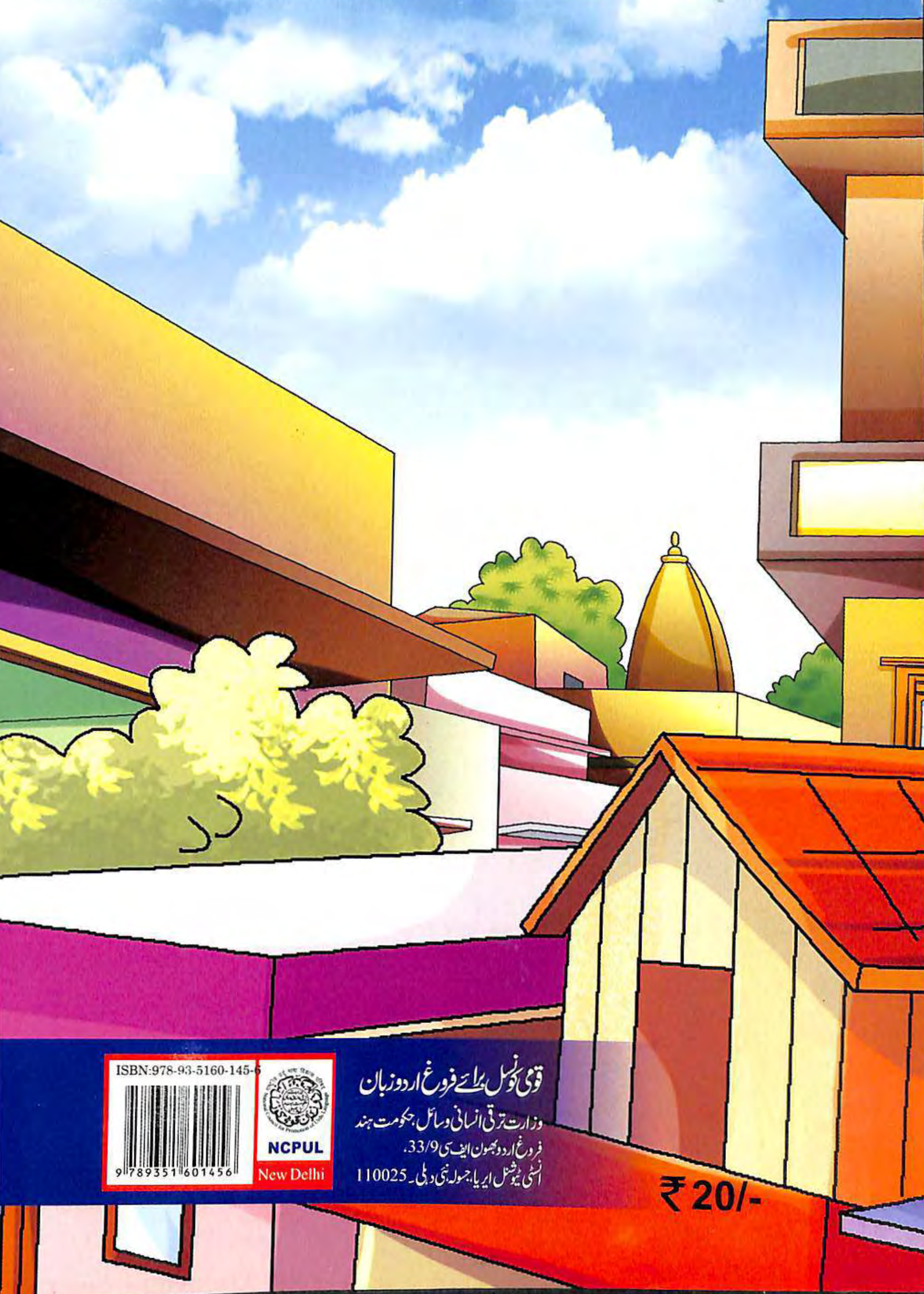

ISBN:978-93-5160-145-6

9 789351 601456

NCPUL

New Delhi

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان

وزارت ترقی انسانی وسائل، حکومت ہند

فروغ اردو بھون ایف سی 33/9،

انسٹی ٹیوشنل ایریا، جسولہ، نئی دہلی۔ 110025

₹ 20/-